ایک تحریری مناظرہ اور اہل حدیث کی فتح

تحریر: مولانا ابو اسعد محمد صدیق حفظ اللہ

تقریباً چار ماہ قبل کی بات ہے کہ صبح کی نماز کے بعد قاری محمد عیش رضوی صاحب سے مسئلہ رفع الیدین پر مقتدی حضرات سے تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ رضوی صاحب کہہ رہے تھے کہ رفع یدین شروع شروع میں سنت رہا' بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع والی رفع یدین سے منع کر دیا۔ دو طالب علم عطاء الرحمٰن اور محبوب الرحمٰن قریب بیٹھے گفتگو سن رہے تھے۔ عطاء الرحمٰن نے کہا کہ قاری صاحب! حضرت وائل بن حجرؓ ۹ھ میں مسلمان ہوئے ان سے حدیث موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع والی رفع الیدین کرتے تھے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری عمر تک رفع الیدین کیا اور صحابہ کرام بھی کرتے رہے۔ قاری صاحب نے کہا کہ حضرت وائل بن حجرؓ سے ایسی کوئی مرفوع صحیح روایت کسی حدیث کی کتاب میں نہیں ہے۔ اگر ہے تو اپنے علماء سے لکھوا کر لے آؤ۔ یہ دونوں طالب علم میرے پاس آ گئے۔ میں نے مسلم شریف سے حدیث نوٹ کر دی۔ جس کے جواب میں قاری صاحب نے چند دنوں کے بعد دو عدد سوال بھیج دیئے۔ ہم نے ان کا معقول جواب تحریر کر کے قاری صاحب کو بھیج دیا۔ انہوں نے جواب لکھنے کا وعدہ کیا ڈیڑھ ہفتہ گزر جانے کے بعد ان سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے غصہ میں آ کر فرمایا: "میرے پاس جواب لکھنے کے لئے وقت نہیں ہے مجھے پریشان نہ کرو۔" چند دنوں کے بعد وہاں مولوی محمد سعید احمد اسعد کی تقریر تھی۔ عطاء الرحمٰن نے ان کو بتایا اور کہا کہ آپ قاری عیش صاحب سے تعاون کریں اور جواب لکھیں۔ انہوں نے یہ کہہ کر اپنے عجز کا اظہار کر دیا کہ میں کسی عام عالم سے مناظرہ نہیں کرتا۔ بہر کیف یہ تحریری مناظرہ ہم عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ وہ فیصلہ کریں کہ کون جیتا کون ہارا۔ ابو اسعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید العالمین۔ وبعد:

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوۃ کبر ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعھما و کبر فرکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فلما سجد سجد بین کفیہ۔ رواہ مسلم

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے اپنا کپڑا (اپنے جسم پر) لپیٹ لیا۔ پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔ جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ کپڑے سے باہر نکالے پھر رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا۔ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو رفع یدین کیا۔ جب سجدہ میں گئے تو آپ نے اپنی ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔ (مسلم شریف، مشکوۃ شریف ص۷۵ ج۱)

ہم اہل حدیث رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں جب کہ احناف مثلاً بریلوی رکوع والی رفع یدین کے منکر ہیں۔ مندرجہ بالا حدیث اہل حدیث کے مسلک کی حقانیت اور صداقت کی واضح دلیل ہے اور مرفوع بھی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نمازیں حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پڑھنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین

ابو اسعد محمد صدیق

خطیب نشاط آباد۔ فیصل آباد

یوم الاثنین ۲۹ جنوری ۱۹۹۶ء

بریلوی عالم کی جانب سے رفع یدین والی حدیث کا جواب

غیر مقلد وہابیوں سے سوال:

1 حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی ایک صحیح مرفوع حدیث پاک پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ حضور علیہ السلام ساری عمر رفع یدین سے نماز پڑھتے رہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث پاک بھی ایسی نہیں ہے جس میں یہ ہو کہ آپ ﷺ نے فلاں نماز پڑھی اور اس میں رفع یدین نہیں کیا۔

2 وہ صحابہ کرام جو نماز میں رفع یدین نہیں کرتے رہے کیا انکی نمازیں سنت کے مطابق تھیں یا خلاف سنت؟

محمد عیش
خطیب جامع مسجد قباء
گلستان کالونی۔ ایچ بلاک۔ فیصل آباد

بریلوی عالم کے سوالوں کا جواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اختلافی مسائل کو حل کرنے کا لائحہ عمل خود اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں یوں بتایا ہے کہ:

(فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر) سورۃ النسآء ۵۹

ترجمہ: پھر اگر کسی چیز (مسئلہ) میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول اللہ ﷺ کی طرف۔ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر

ایمان ہے۔

اہل انصاف و خرد کو اس اصول کی روشنی میں اختلاف کے مواقع میں صحیح نتیجہ تک پہنچنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی وہ ہمیشہ ہر قول کو کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد اس پر صحیح اترنے والی بات کے قائل و عامل رہے ہیں اور اب بھی ان کا یہی طرۂ امتیاز ہے اور یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مستحق و مصداق ہیں۔

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ' اولئک الذین ھد اھم اللہ واولئک ھم اولوا الألباب۔ سورۃ الزمر ۱۷۔۱۸

ترجمہ: پس میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ پھر جو بہترین بات ہو اس پر عمل کرتے ہیں یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور یہی عقل مند بھی ہیں۔

مسئلہ رفع الیدین عند الرکوع و بعد الرکوع بظاہر اختلافی مسائل میں سے ہے:

جناب محمد عیش صاحب (خطیب جامع مسجد قباء گلستان کالونی) نے دعویٰ کیا کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے رکوع والی رفع یدین کے ثبوت میں کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں آئی۔ اگر ہے تو پیش کی جائے۔

ہم نے محض تبلیغی و اصلاحی نقطہ نظر سے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے ہی صحیح مرفوع حدیث پیش کر دی۔ جس کے جواب میں انہوں نے اس حدیث کو تسلیم کرنے کے بعد اس پر عمل کرنے کی بجائے دو سوال تحریر کر کے بھیج دیئے ہیں۔ ہم اس سلسلے میں مندرجہ ذیل چند گزارشات پیش خدمت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب و ھو یھدی الی سبیل الرشاد)

اولاً: آپ نے اپنے مکتوب کو بطریق مسنون "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھنے کی بجائے ۷۸۶ سے شروع کیا ہے۔ آپ کے پروفیسر مولوی محمد سعید احمد اسعد (جن کے جدید نظریات کی آپ بہت تعریف کرتے ہیں انہوں) نے بدعت کی تعریف ذکر کرتے ہوئے

لکھا کہ:

”نتیجہ آدم بر سر مطلب یہ نکلا کہ بدعت وہ ہے جو رافع سنت ہو یعنی جس کے کرنے سے نبی اکرم ﷺ کا تعلیم فرمایا ہوا طریقہ بدل جائے۔ (بدعت اور اس کی حقیقت ص۳۱)

اب آپ ہی سے وضاحت مطلوب ہے کہ کیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بجائے ۷۸۶ لکھنے سے نبی اکرم ﷺ کا تعلیم فرمایا ہوا طریقہ نہیں بدلا؟ بینوا و تبینوا

اس سلسلے میں ہم اہلحدیث اہل سنت والجماعت کا بدعت کی تعریف میں صحیح موقف تحریر کرنا باعث سعادت سمجھتے ہیں کہ: **واما اهل السنة والجماعة فيقولون فى كل فعل و قول لم يثبت عن الصحابة: هو بدعة لأنه لوكان خيراً لسبقونا اليه لانهم لم يتركوا خصلة من خصال الخير الا وقد بادروا اليها** (تفسیر ابن کثیر ۷ / ۲۶۴)

یعنی اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ ہر قول و عمل جو صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو، وہ بدعت ہے۔ اس لئے کہ اس میں اگر کوئی بھلائی ہوتی تو صحابہ کرام ہم سے پہلے ضرور کرتے۔ اس لئے کہ انہوں نے بھلائی کی خصلتوں میں سے کوئی خصلت نہیں چھوڑی، مگر انہوں نے اس کے کرنے کی طرف جلدی کی۔

ثانیاً: آپکے سوال نامعقول کا معقول جواب:

کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نماز میں رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے اس کیلئے صحیح مرفوع حدیث ہم نے آپ کے پرزور مطالبہ پر اپنی پہلی ہی تحریر میں پیش کر دی ہے اس کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی صحیح صریح مرفوع حدیث ایسی نہیں ہے کہ جس میں یہ وضاحت ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے فلاں نماز پڑھی اور اس میں رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہیں کی۔ **هاتوا برهانكم**

ان کنتم صادقین۔

ثالثاً: آپ کا دوسرا فضول سوال کہ: ”وہ صحابہ کرام جو نماز میں رفع یدین نہیں کرتے رہے کیا انکی نمازیں سنت کے مطابق تھیں یا خلاف سنت؟“

تو اس کا جواب ہم سید المحدثین امیر المومنین فی الحدیث صاحب صحیح بخاری رحمہ اللہ سے نقل کئے دیتے ہیں۔ ؏ شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

تو ملاحظہ فرمائیں امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب جزء رفع الیدین صفحہ ۳۲ میں ہے کہ:

۱۔ **عن الحسن قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ سلم کانما ایدیھم المراوح یرفعونھا اذا رکعوا و اذا رفعوا روسھم۔** حضرت حسن رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کے ہاتھ گویا کہ پنکھے تھے' وہ رفع الیدین کرتے جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔

۲۔ **عن حمید بن ھلال قال کان اصحاب النبی ﷺ اذا صلوا کان ایدیھم حیال اذانھم کاءنھا المراوح۔** حضرت حمید بن ہلال رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جب نماز پڑھتے ان کے ہاتھ ان کے کانوں تک ہوتے گویا کہ وہ پنکھے ہیں۔

قال البخاری، فلم یستثن الحسن و حمید بن ھلال احداً من اصحاب النبی ﷺ دون احد۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت حسن اور حمید بن ہلال رحمهما اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی ایک صحابی کو مستثنیٰ نہیں کیا کہ وہ رفع الیدین نہ کرتا ہو۔

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ اپنی کتاب کے صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں:

قال ابو عبدالله ولم یثبت عند اهل النظر ممن ادرکنا من اهل الحجاز و اهل العراق منهم عبدالله بن الزبیر و علی بن عبدالله بن جعفر و یحیی بن معین و احمد بن حنبل و اسحاق بن راهویه هولاء اهل العلم من بین اهل زمانهم فلم یثبت عند احدمنهم علم فی ترک رفع الایدی عن النبی ﷺ ولا عن احدمن اصحاب النبی ﷺ ان لم یرفع یدیه۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

"اہل نظر جن کو ہم نے اہل عراق اور اہل حجاز سے پایا ہے ان میں سے بعض کے یہ نام ہیں۔ عبداللہ بن زبیرؓ یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ رحمھم اللہ اجمعین یہ سب کے سب اپنے دور کے صاحب علم ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے ترک رفع الیدین نہ ثابت ہے اور نہ کسی صحابی سے ثابت ہے کہ اس نے رفع الیدین نہ کی ہو۔

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں:

ولم یثبت عن احدمن اصحاب النبی ﷺ انه لا یرفع یدیه

"کسی ایک صحابی سے بھی ثابت نہیں کہ اس نے رفع الیدین نہ کی ہو۔ (جزء رفع الیدین للبخاری ص ۵۴)

اگر جناب محمد عیش صاحب! آپ ہمیں اجازت دیں تو کیا ہم بھی آپ سے ایک سوال کر سکتے ہیں کہ:

"اذان سے قبل مروجہ صلوۃ ' الصلواۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا نور من نور اللہ ...." کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو محذورہ یا حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو فرمایا ہو کہ اذان شروع کرنے سے

باقی صــ ۲۴ پر